سلسلۂ مطبوعات
مکتبۂ ولی نمبر
۱۰۰

کروں گا سدا دل سے "حمدِ الٰہ"
دو عالم کا کامل وہی ہے الٰہ

حمدِ الٰہ

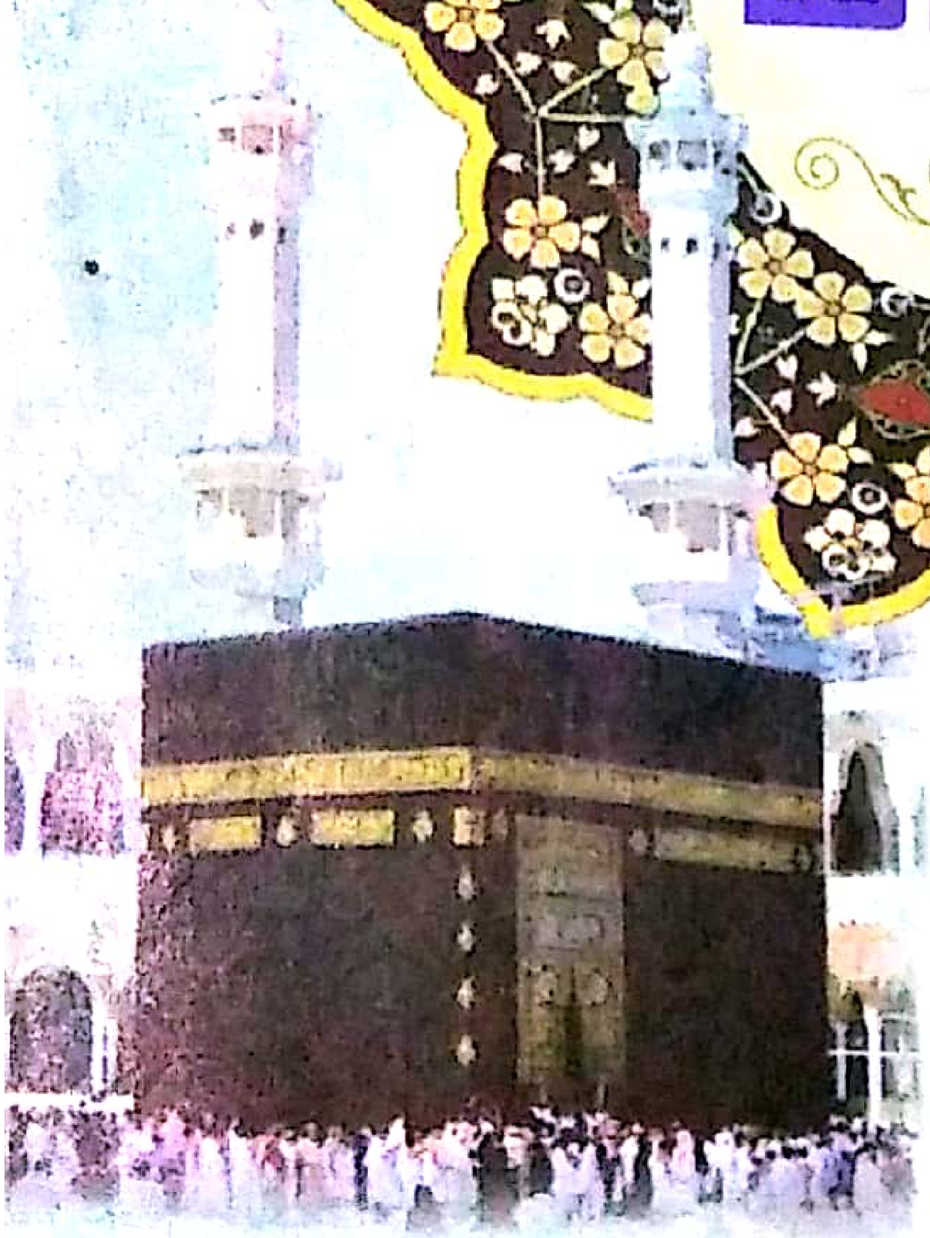

نتیجۂ فکر
ولی اللہ ولی قاسمی بستوی
... خادم تدریس ...
جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ، ضلع سہارن پور (یوپی)

ناشر
مکتبۂ ولی
موضع کوئلسہ، پوسٹ باغ نگر بازار، ضلع بستی، یوپی 272002

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

{سلسلہ مطبوعات مکتبۂ ولی نمبر ۱۰۰}

کروں گا سدا دل سے "حمد الٰہ"
دو عالم کا کامل وہی ہے الٰہ

حمدِ الٰہ

نتیجۂ فکر

ولی اللہ ولیؔ کوئلسوی (قاسمی بستوی)

... خادم تدریس ...

جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ، ضلع سہارن پور (یوپی)

ناشر

مکتبۂ ولیؔ، موضع کوئلسہ، پوسٹ باغ نگر بازار، ضلع بستی، یوپی - ۲۷۲۰۰۲

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں: سلسلۂ مطبوعات مکتبۂ ولی نمبر ۱۰۰

تفصیلات

نام کتاب	:	حمد الٰہ
شاعر	:	ولی اللہ ولیؔ کوئلسوی (قاسمی بستوی)
رابطہ	:	09823346318
صفحات	:	۲۴
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	۱۵/روپئے Rs. 15/-
کتابت	:	محمد مہر علی قاسمیؔ (دھنباد، جھارکھنڈ) جامعہ اکل کوا
سن اشاعت	:	رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق اپریل ۲۰۱۶ء
طباعت	:	
ناشر	:	مکتبۂ ولیؔ

ملنے کے پتے

مکتبۂ ولیؔ، موضع کوئلسہ، پوسٹ باغ نگر بازار، ضلع بستی، یوپی- ۲۷۲۰۰۲
مکتبۂ ولیؔ، جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ، ضلع سہارن پور (یوپی) 247341
دار الکتب الاسلامیۃ، نزد جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ سہارنپور یوپی

تیسرا ولیؔ رازی

از: استاذ محترم حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفرؔ بجنوری دامت برکاتہم
استاذ حدیث دار العلوم دیوبند

عزیزم مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی سلمہ، مادر علمی دار العلوم دیوبند سے ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۹ء میں فارغ التحصیل ہو کر مسلسل درس وتدریس کے تا دمِ تحریر (۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء) ۲۸ رسال مکمل کر چکے ہیں۔ ان کا شمار ممتاز فضلاء اور کامیاب مدرسین میں ہوتا ہے علمی ٹھوس صلاحیت اور درسی پختہ استعداد کے باوصف شعر وادب سے بھی گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مضامین اور منظوم کلام ملک کے بہت سے ماہناموں اور اخبار ورسائل میں برابر اشاعت پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

شعر وشاعری میں تو اپنی مثال آپ ہیں، وہ اس درجہ کے فی البدیہ شاعر ہیں کہ کسی شاعر کے ترنم سے کلام سنانے کے دوران اسی زمین میں ردیف وقافیہ کی پابندی کے ساتھ کلام موزوں کرنے نیز کسی مقرر کی تقریر کو دورانِ تقریر منظوم کرنے پر بھی قدرت رکھتے ہیں، ان کے ایسے کئی کلاموں کے نمونے میرے سامنے موجود ہیں، وہ نثر ونظم کی ۱۰۰ رکتابوں کے عظیم مصنف بھی ہیں، چنانچہ ۱۰۰ رویں کتاب پیشِ نظر ہے (اور اسی قدر کتابیں غیر مطبوعہ ہیں) اور چونکہ ان کی شاعری خالص اسلامی ہوتی ہے اس لئے شاعرِ اسلام کہے جاتے ہیں پیشِ نظر کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ غیر منقوط ہے، جس کا پس منظر یہ ہے کہ "بزمِ کہکشاں اردو ادب" بھیونڈی ضلع تھانہ مہاراشٹر کی جانب سے ۲۶ رجنوری ۲۰۰۸ء میں ملک کے کئی روزناموں (انقلاب، اردو ٹائمز اور راشٹریہ سہارا وغیرہ) میں ایک عالمی طرحی مسابقے کا اعلان کیا گیا تھا اور تین مصرعے بھی دئے گئے تھے جن پر تضمین کے ساتھ ۷-۷ رشعر کہہ کر اخباروں میں مندرجہ پتے پر بذریعہ ڈاک ارسال کرنا تھا (حمد اور نعت میں غیر منقوط ہونے کی قید تھی اور غزل میں یہ قید نہیں تھی) مصرعے حسب ذیل تھے:

حمدیہ مصرعہ .... اسی کے رحم سے حاصل سرور سرمدی ہوگا

نعتیہ مصرعہ .... محمد سرورِ عالم رسولوں کے امام آئے

غزلیہ مصرعہ .... دل جو ٹوٹا تو بہت دور تک آواز گئی

اسے حسن اتفاق بلکہ خصوصی فضل خداوندی ہی کہیں گے کہ تینوں صنفوں میں عزیزم مولانا ولی بستوی زید مجدہم کو اول درجہ کی کامیابی حاصل ہوئی۔ اس طرح وہ عالمی پیمانے کے ایک ممتاز، منفرد اور بے مثال شاعر تسلیم کرلئے گئے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

میرے پاس تینوں کلاموں اور سندوں کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں موجود ہیں۔ اس عالمی درجے کی امتیازی کامیابی پر مستزاد یہ کہ انہوں نے متذکرہ تینوں مصرعوں پر ایک ایک کتاب بھی تیار کردی، جن میں سے ایک کا نام "حمدِ الٰہ" (مکمل غیر منقوط) دوسری کا نام "مدحِ رسول" (مکمل غیر منقوط) اور تیسری کا نام "غزلیاتِ ولی" ہے۔

میری معلومات کے مطابق غیر منقسم ہندوستان میں پہلا غیر منقوط کارنامہ فیضی کی عربی تفسیر "سواطع الالہام" دوسرا کارنامہ مولانا محمد ولی رازی پاکستانی کی "ہادیٔ عالم" (نثر) تیسرا کارنامہ مولانا صادق علی صادق قاسمی بستوی کی "داعیٔ اسلام" (نظم) اور اب چوتھا اور پانچواں کارنامہ عزیزم مولانا ولی بستوی کا ہے۔ اس طرح اب انہیں کلام معرائے اردو کا "تیسرا ولی رازی" بھی کہنا بجا ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت انہیں مزید ترقیات اور امتیازات سے نوازے اور ان کی اسلامی شاعری کو ذریعۂ نجات بنائے آمین ثم آمین۔

(حضرت مولانا) ریاست علی غفرلہ (صاحب دامت برکاتہم)

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۲۹ رجمادی الثانیہ ۱۴۳۷ھ / ۸ راپریل ۲۰۱۶ء جمعہ، ۹ ربجے دن

سند

بزم کہکشاں اردو ادب

اسی کے رحم سے حاصل سرور سرمدی ہوگا

مولانا ولی اللہ صاحب قاسمی بستوی

اول نمبر

ہم تمام عہدیداران و اراکین بزم کہکشاں اردو ادب دعا گو ہیں اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

بزمِ کہکشاں اردوادب ؛ھمنڈی ضلع تھانہ مہاراشٹر کی جانب سے بتاریخ ۲۶ رجنوری ۲۰۰۸ء منعقدہ عالمی ، طرحی ، انعامی مسابقۂ حمد غیر منقوط میں پیشِ نظر حمد کو اول نمبر حاصل ہوا ، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

حمد

کرم اُس کا اگر ہوگا مدارِ سروری ہوگا
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

عطا اس کے کرم سے ہی عصائے موسوی ہوگا
اسی سے دور اس عالم سحرِ سامری ہوگا

اَحَدْ وَاحِدْ مَلِکْ والی وہی واسع مُصَوِّرْ ہے
اسی کے در سے حاصل ہم کو درسِ آگہی ہوگا

صَمَدْ ہے وہ ، علی ہے وہ ، وہی ہے مالک و حاکم
ہوا گمراہ کہ وہ ہمسری کا مدعی ہوگا

وَدُودْ و عدل و اول ہے ، وہی کامل سہارا ہے
اسی سے ہی عطا ہم کو کمالِ سادگی ہوگا

وہی ہے اکرم واعلیٰ ، وہی ہے اول و اولیٰ
اسی کی راہ سے حاصل وصالِ عمدگی ہوگا

گدا اس کے درِ عالی کا ہوگا سرورِ دوراں
''ولیؔ'' اَللہ کا اَللہ اس کا ہی ولی ہوگا

حمد

اسی کے رحم سے حال سرورِ سرمدی ہوگا
اسی کے رحم ہی سے کوئی اہلِ سروری ہوگا

اگر کوئی لئے صادر عصائے موسوی ہوگا
اسی کے دم سے ہی معدوم دورِ سامری ہوگا

صمد ہے وہ ، دو عالم کا وہی ہے مالک و مولا
عطا سے اس کی حاصل درسِ علم و آگہی ہوگا

کسی کا در ہمارے واسطے ہے کارِ لا حاصل
اسی کے در کا عمدہ اسوۂ سوداگری ہوگا

کلامِ لوحِ اَکرَم ہی سدا ہادی ہمارا ہے
اسی کے آگے ہر مردود علمِ ساحری ہوگا

وہی کہ ، دل ہے اس کا موردِ اسرارِ مولائی
رہِ اسلام کا وہ مرد کامل عسکری ہوگا

وہی مردِ مسلماں کہ ہے راہی راہِ ہادی کا
لکھا ہے کہ وہی مردِ مسلماں ہی ''ولیؔ'' ہوگا

حمد

اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
اسی کے دار و در سے کامراں ہر آدمی ہوگا

وہی اہلِ کرم ہوگا ، وہی اہلِ حرم ہوگا
وہی کہ ، رہروِ حکمِ کلامِ داوری ہوگا

اسی کے واسطے اللہ کا اکرامِ کل ہوگا
اگر اہلِ ہدیٰ ہوگا ، کہاں کا وہ دُکھی ہوگا

اگر حامل ہے ، عامل ہے کوئی حکمِ الٰہی کا
وہی مردِ الٰہی اہلِ علم و آگہی ہوگا

حرا کی وحیِ اول سے ملا اکرام ہادی کو
اسی سے دور اس عالم سے دورِ گمرہی ہوگا

وہی کہ ، حامیِ اسلام ہے داعی ہدیٰ کا ہے
سدا مولائے کل اس کا سراسر ہمدمی ہوگا

وہی کہ واسطے اس کے لٹائے سارا مال و گھر
وہی اس کا ''ولی'' ہوگا کھرا مسلم وہی ہوگا

حمدِ الٰہ

اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
اسی کی راہ سے حاصل وصالِ عمدگی ہوگا

عطا سے اس کے حاصل ہر کمالِ عمدگی ہوگا
اسی کے ہی کرم سے دورِ کامل دائمی ہوگا

وہی ہے کہ عطا سے اس کے ہی حاصل ہے دردِ دل
اسی کے در حاصل ہم کو کاسِ آگہی ہوگا

اسی کا ہی سہارا کام آئے گا ہر اک لمحہ
اسی کے رحم سے مسرور ہر کوئی دکھی ہوگا

وہی کہ عاملِ احکام ہوگا ، رہروِ ہادی
مرے اللہ کا اصلی وہی سوداگری ہوگا

وہ ہے عمدہ گروہِ آدمی کا ، مردِ مسلم ہے
وہ اہلِ دل کہ آگاہِ کمالِ آگہی ہوگا

اسی کی راہ کا راہی رہے گا سرورِ دوراں
اسی کی ہی عطاؤں سے کوئی مردِ ''ولی'' ہوگا

Scanned by CamScanner

حمدِ الٰہ

مداوائے الم ہوگا ، سلوکِ دلدہی ہوگا
اگر اس کا کرم ہوگا ، مرا لمحہ صدی ہوگا

کوئی علم و عمل کی راہ طے کر کے عطاؤں سے
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

وہی مالک وہی مولا ، سہارا سارے عالم کا
وہی اول سے ہے اور اس کے آگے اک وہی ہوگا

کھلے گر سرِّ اِلّا ہُوْ ، ہر عالم ہو کا عالم ہے
دھواں ہے ماسوا اس کے ، وہی اک دائمی ہوگا

احد ہے وہ صمد ہے وہ ، اسی کے حکم سے ہم کو
صدی لمحہ لگے گی اور ہر لمحہ صدی ہوگا

سہارا اس کا ہی در اصل ہوگا دائمی لوگو !
ہمارے کا سُنی ہمدم ہمارا دو گھڑی ہوگا

گواہی دو اگر اللہ کا کوئی "ولیؔ" ہوگا
الم سے دور اور مسرورِ کل وہ آدمی ہوگا

حمدِ الٰہ

کرم کردے اگر مولا ، کمالِ آگہی ہوگا مطلع
کرم سے اس کے اِس عالم کا عالم اور ہی ہوگا

صراط اللہ کا سالک ارم کا مدعی ہوگا
معاکس ہو اگر کوئی وہ اہلِ گمرہی ہوگا

اسی کے مہر سے صحرائے دل ہوگا ارم آسا
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

اسی کے ہو رہو ، مالک وہی ، حاکم وہی اک ہے
کرم کا ، رحم کا ، ہر حکم کا والی وہی ہوگا

ہوا اس کی ، گھٹا اس کی ، اسی کی آگ اور مٹی
کہو اے ملک والو! اس طرح مالک کوئی ہوگا؟

وہ ہر محسوس و لامحسوس کا مدرک ہے ، سامع ہے
ہوا ہوگی ، دعا ہوگی کہ احساسِ دلی ہوگا

اگر محوِ دعا و حمد کوئی مرد ہو دل سے
وہ سودائی عمل کی رو سے اک کامل ولیؔ ہوگا

Scanned by CamScanner

حمدِ الٰہ

سدا اللہ ہی ہے اور سدا اللہ ہی ہوگا
سکوں حاصل اسی کی حمد ہی سے دائمی ہوگا

ودودِ ہر دو عالم ہے وہی ارحم ہے ، اکرم ہے
اسی کی رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

اسی کا ہی سہارا ہے ہر دو عالم کا
اسی کے رحم سے ہم کو حصولِ آگہی ہوگا

وہی کامل ، وہی اکمل ، وہی راہوں کا رکھوالا
کوئی گمراہ گر ہوگا وہ سدّ گمرہی ہوگا

اگر اس مالک و مولائے کل کا حکم صادر ہو
ہر اک لمحہ الم کا لمحۂ آسودگی ہوگا

وہی حاکم وہی واحد وہی ہادی وہی سرمد
ہمارے کام آئے گا ، ہمارا اک وہی ہوگا

ہے ماؤں سے سوا اک آسرا اللہ واسع کا
کوئی اللہ سے رکھے لگی دل سے "ولیؔ" ہوگا

حمدِ الٰہ

دعا اللہ سے کر کے حصولِ آگہی ہوگا
کرم اس کا اگر ہوگا ، کرم وہ دائمی ہوگا

کہاں اس کے علاوہ کوئی مولائے دو عالم ہے
ہمارا ورد الا اللہ ، الا اللہ ہی ہوگا

سوا اللہ کے ہم کو سہارا کس کا حاصل ہے
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

صمد ہے وہ ، ودود ، اعلیٰ ، وہی عالم کا رکھوالا
دوام اس کو رہا ہے اور وہی اک دائمی ہوگا

مصور ہے وہی اول ، وہی ہے عادلِ و حاکم
ملکِ ، مولائے کل ہوگا ، سرورِ آگہی ہوگا

اگر اس کے کرم سے واسطہ دل کو رہے ہر دم
ہماری روح کو حاصل کمالِ سادگی ہوگا

سلامی دے رہا ہے مسکرا کر سارے عالم کو
کوئی اللہ والا ہے ، کوئی کامل "ولیؔ" ہوگا

Scanned by CamScanner

حمدِ الٰہ

احد ہے وہ ، صمد ہے وہ ، کہاں ہمسر کوئی ہوگا
وہی اک ہے سدا سے اور وہی اک دائی ہوگا

سوالی دے صدا اللہ کو ، کہ ہے وہی معطی
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

اسی کی حمد کے عادی ہوئے ، صحرا ، گھٹا ، وادی
اسی سے ہر کوئی ہے اور اسی کا ہر کوئی ہوگا

سرِ طورِ حرم گردے رسائی طالعِ اسود
سرِ عاصی کو ہر لمحہ وہاں کا اک صدی ہوگا

دلِ آگاہ رکھ اس کی عطا سے واسطہ ہر دم
ملے گی سعیِٔ کامل اور حصولِ آگہی ہوگا

اگر اس کا کرم ہوگا ، اگر اس کی عطا ہوگی
دلِ آوارہ محصورِ حصارِ آگہی ہوگا

کہاں ہوگا الم کا درد کا دکھ کا کوئی امکاں
اگر کوئی مرے ہمراہ اللہ کا "ولی" ہوگا

حمدِ الٰہ

گدا گر اس کے ہی در کا اگر ہر آدمی ہوگا
اسے ہر گام ہی حاصل کمالِ سروری ہوگا

وہی ہم لوگوں کا ہمدم ، وہی مالک وہی حاکم
عطا کر دے گا وہ مولا مرا ، حامی وہی ہوگا

کہاں رحم و کرم کی اس کے کوئی حد ہے دل والو !
اگر ہو دل سے حمد اس کی وہ عالم اور ہی ہوگا

سکوں دل کو عطا کر دو ، مرے مولیٰ کرم کر دو
اگر حاصل سکوں ہوگا ، سرورِ دائمی ہوگا

ہوا اور آگ کا حاکم ہے وہ ہر روح کا عالم
کہاں سے اور کسے الہامِ سطحِ عسری ہوگا

وہ مالک ہے وہ مولا ہے ، لگاؤ اس سے لو ہر دم
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

اگر اللہ کی حاصل عطا ہوگی مسلماں کو
وہی ہادی ، وہی داعی ، وہی اس کا "ولی" ہوگا

حمدِ الٰہ

وہی حاکم ، وہی عالم ، مسلماں کا ولی ہوگا
اسی کی حمد سے مسرور ہر دم آدمی ہوگا
وہی مولائے کل ہے ہاں وہی والیِٔ امرِ کل
کرم اس کا ہی ہر اک گام سدِّ گمرہی ہوگا
ڈرائے اور دھمکائے کوئی کس واسطے ہم کو

اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سروری ہوگا
کوئی راہی اگر راہِ الٰہی کا ہو دلداہ
وہ اس کے واسطے ہر سو [illegible] آسودگی ہوگا
اِدھر کے اور اُدھر کے علم سے ادراک لا حاصل
کہا اُس کا ہی اے لوگو ! مدارِ آگہی ہوگا
وہ سارے حاکموں کا حاکمِ اعلیٰ ہے ، عادل ہے
کل اس کے عدل سے آگاہ اک اک آدمی ہوگا
رہے گا اس کا ہی مملوک ہر سُو ہر کوئی ہر دم
سرائے دہر کا سردار اس کا ہی "ولی" ہوگا

حمدِ الٰہ

ہوا مہکے گی ، گل مہکے گا ، موسم سرمئی ہوگا

اگر اس کا کرم دل کو حصولِ دائمی ہوگا
حکم ہے وہ وہی حاکم ، وہی کرسی کا مالک ہے
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
گل ولالہ کی وادی ہو ، ہمالہ ہو کہ صحرا ہو
کرو محسوس ، دل کو اک ورودِ آگہی ہوگا
وہ معطی ہے اسی کے آگے اے مسلم گدائی کر
اسی اللہ سے حل ہر سوالِ آدمی ہوگا
اسی کے حکم سے [illegible] حائے لالہ و گل کو
ہماری ہی رگوں [illegible] ئے ہر گھڑی ہوگا
وہ آمر ہے وہ عادل ہے وہی دکھ سکھ کا مالک ہے
اسی کے حکم سے کوئی دکھی کوئی سکھی ہوگا
اگر اللہ کے احکام کی لے لے کوئی رسی
وہ عالم ہوگا مولیٰ کا ، مدلل اک "ولی" ہوگا

Scanned by CamScanner

حمدِ الٰہ

کرم اللہ کا ہوگا ورودِ آگہی ہوگا
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

وہ عادل ہے ، مصور ہے اسی کا حکم لاگو ہے
عطا دردِ دروں اس کی ، دوائے دل وہی ہوگا

حدِ ادراک سے آگے ہے اس کی حد مرے ہمدم
ہر اک سرِّ الٰہی ماورائے آگہی ہوگا

کرم اللہ کا ہم کو ملا ہے ، رحم حاصل ہے
کرم سے اس کے ہی حاصل ، سرورِ دائمی ہوگا

اگر کوئی کرے گا لاالٰہ کا ورد ہر لمحہ
ملائک کی طرح اعلیٰ وہی اک آدمی ہوگا

ردا مولائی کی مملوک کوئی کس طرح اوڑھے
کوئی کس طرح اس کا مدعیٔ ہمسری ہوگا

اسی کی راہ ہے راہِ ہدیٰ اے رہروِ کامل
رہے گا لگ کے گر اس راہ سے ، آگے "ولیؔ" ہوگا

حمدِ الٰہ

اگر اللہ کے احکام کا عادی کوئی ہوگا
مدار اللہ کے رحم و کرم کا آدمی ہوگا

اسی کا دکھ ، اسی کا سکھ ، الم اس کا ہے ، درد اس کا
اسی سے کامگاری کا سہارا ہر گھڑی ہوگا

کہو رو رو کے رودادِ الم ، دل کھول کر اس سے
دعاؤں ہی سے حاصل مدّعا ، اے مدّعی ہوگا

ملے ہر درد سے آرام اے دل ! اللہ اللہ کر
کہ اس کے ورد سے حاصل سرورِ دائمی ہوگا

ٹھہر اے آدمِ کور و اَصَمّ ، ہر سَعْیِ لاحاصل
وہ کلک و لوح کا مالک ہے ، لکھا ہے وہی ہوگا

وہی اک رحم والا ہے ، احد ہے وہ صمد ہے وہ
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

وہ ملک و مال کا مالک ہے ، اس کی حمد کر اے دل !
"ولیؔ" اللہ کا ہو ، وہ کہ حامی ہر گھڑی ہوگا

Scanned by CamScanner

حمدِ الٰہ

اسی کے در سے ہی حاصل کمالِ سادگی ہوگا
اسی کی ہی عطا سے کوئی راہی عالمی ہوگا
دوائے دردِ دل حاصل اسی سے ہوگا ہر اک کو
ہمارے واسطے اکرام اس کا دائمی ہوگا
کرم سے اس کے ہی علم و عمل کی راہ طے کر لو
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
رہِ مولیٰ سے ہٹ کر راہرَو ٹھوکر ہی کھائے گا
مدد کس در سے آئے گی اسے صدمہ دلی ہوگا
ہمارا سر، ہمارا دل، ہمارا گھر اسی کا ہے
اسی کے دم سے کل ہم کو سہارا دائمی ہوگا
اگر دل سے اسی کی راہ کا ہوکر رہے رہرو
مسلماں مالکِ کل کے کرم کا مدعی ہوگا
اسی اللہ کے رحم و کرم کا ہی سہارا ہے
اسی در کا گدائی ہر گھڑی مردِ ''ولی'' ہوگا

Scanned by CamScanner

حمدِ الٰہ

اگر آگاہِ روح و دل کوئی ہوگا وہی ہوگا
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

اسی کی ہی عطاؤں سے ہوا ہے مدّعا حاصل
وہی ہر اک مسلماں کا سدا والی ، ولی ہوگا

وہی مہکائے گا موسم ، معطر گل کھلائے گا
کوئی گل موسمی ہوگا ، کوئی گل دائمی ہوگا

رہے احکام سے اللہ کے دوری اگر ہم کو
ہمارے واسطے ہر کام اصلِ گمرہی ہوگا

گلے کی رگ مکاں اس کا ، سہارا وہ مرے دل کا
کرم اس کا اگر ہوگا وہی اک دائمی ہوگا

وہی ہر حمد کا ہے اہل ، مالک ہے دوعالم کا
اسی کے اسم کا کلمہ ، علوئے سرمدی ہوگا

اسی کے رحم سے ہم کو مرادِ دل ہوئی حاصل
سدا وہ کامراں ہوگا کہ وہ اس کا ''ولی'' ہوگا

Scanned by CamScanner

حمدِ الٰہ

اسی کے اسمِ عالی سے حصولِ آگہی ہوگا
اسی کے در سے ہی حاصل کمالِ سروری ہوگا

مرے اللہ ہر عامی کو وہ احساسِ اطہر دے
کرم ہی سے اسی کے ہر وصولِ عمدگی ہوگا

اسی کے ورد سے ہوگا مداوائے الم حاصل
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا

دوا ہے اک اسی مالک کا ڈر عالم کے ہر ڈر کا
اسی کی حمد سے حاصل سرورِ دائمی ہوگا

مسائل سے گھرا ہوگا مگر ہر اک ڈگر والو!
مرے مولا کے آگے ہی گرا ہر آدمی ہوگا

ہراساں ہو رہے ہو کس لئے اے اس کے مداحو!
دعا اس سے کرو ہر مسئلہ حل عالمی ہوگا

اسی کا حکم لاگو ہو رہا ہے سارے عالم کو
اسی کی ہی عطا سے کامراں ہر ہر "ولیؔ" ہوگا

۱

حمدِ الٰہ

الٰہی کے اصولوں کا اگر عامل کوئی ہوگا
ملائک سے وہی اعلیٰ مکمل آدمی ہوگا
وہی اللہ واحد ہے، وہی والی مرے دل کا
وہی مالک مرے دم کا، مرا ہادی وہی ہوگا
رکھے گا اس کے حکموں سے کوئی گر واسطہ ہر دم
رہِ ملکِ ارم کا ہی سدا راہی وہی ہوگا
الٰہی! کس سمے ٹوٹے گا کالے تخز کا عالم
الٰہی! مہر کی آمد کا موسم کس گھڑی ہوگا
ہماری عمر کے ہر لمحہ کو ہوگا سکوں حاصل
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
مٹائے گا وہی ہر وسوسہ اور ہر گماں ہر دم
کرے گا وہ مداوا دَوْرِ دَوْرِ گمرہی ہوگا
عمل کی راہ دکھلا دو الٰہی! ہر مسلماں کو
عمل سے ہی ہر اک مردِ مسلماں اک "ولیؔ" ہوگا

حمدِ الٰہ

اسی مالک کے در سے ہی حصولِ آگہی ہوگا
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
اسی کے رحم سے معمور ہے ہر کام عالم کا
اسی کے حکم سے مسرور کامل آدمی ہوگا
احد ہے اور واحد ہے صمد ہے اور ہادی ہے
کرم اس کا ہمارے واسطے ہی دائمی ہوگا
گدائی در کی اے مولا! اگر ہم کو عطا کر دو
گدائی کا وہی لمحہ ہمارا سروری ہوگا
لگاؤ دل اسی اللہ کے در سے سدا لوگو!
اسی کے در سے ہی حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
کہاں وہ لامکاں ہوگا مگر اک راہ آساں ہے
وہ راہِ طور ہوگی اور سماں وہ سرمئی ہوگا
اسی کے در کا ہی واصل ہوا ہے کامراں ہر آں
سہارا ہے وہی اس کا گدائی ہر "ولیؔ" ہوگا

Scanned by CamScanner

حمدِ الٰہ

احد واحد مصور سا درِ عالی کوئی ہوگا؟
وہ حاکم ہے، اگر کہہ دے کہ ہو، ہوگا وہی ہوگا
اگر اس کے کرم سے واسطہ ہم کو مکمل ہو
ہمارے واسطے ہر اسوۂ آسودگی ہوگا
رسول اللہ کا مادح ، الٰہی کا ہوا حامد
کہ اِس کا مدعی ہر طور اُس کا مدعی ہوگا
وہی والی ، وہی عادل ، وہی مولیٰ ، وہی حاکم
کرم سے اس کے ہی ہر ہر دکھی کا دل سکھی ہوگا
وہی مولائے کل ہے اور واسع ہے وہ ہادی ہے
اسی کے حکم سے ہی دور دورِ سامری ہوگا
کرم اس کا ملے گا ہر کسی مردِ مسلماں کو
اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
مرادوں کا گہر لائے گدائی کامراں ہو کر
سدا اس کے درِ عالی کا ہر سائل ''ولیؔ'' ہوگا

حمدِ الٰہ

اسی کے رحم سے حاصل سرورِ سرمدی ہوگا
اسی کے رحم سے مسرور ہر ہر ندّگی ہوگا
دوائے گمرہی اس سے ملے گی اہلِ عالم کو
گدا اس کے درِ عالی کا اہلِ سروری ہوگا
دو عالم کے لئے اس کا سراسر حکم لاگو ہے
اسی سے ہی سدا حاصل کمالِ آگہی ہوگا
مرادِ دل ملے گی اس کے در سے مردِ مسلم کو
دکھوں کا درد کا درماں مسلّم اک وہی ہوگا
اسی سے اہلِ دل کو ہوگا حاصل گل مرادوں کا
اسی کا اسمِ اطہر ہی دوائے گمرہی ہوگا
مُطَہّرَ در ہے اس کا عام ہے رحم و کرم اس کا
وہ ہے مالک دو عالم کا، کہاں اس سا کوئی ہوگا
کہاں سے لائے گا کوئی الٰہی کی طرح حاکم
''ولیؔ'' گمراہ اہلِ ادّعائے ہمسری ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولیؔ بستوی۔ بحیثیتِ اسلامی شاعر

بقلم: حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب قاسمی مدرس دار العلوم دیوبند

''شعر'' احساسِ لطیف کا دوسرا نام ہے، الفاظ کے ذریعہ معانی تک پہنچنے میں شاعر اپنا منفرد مقام رکھتا ہے، بہت سی باتیں نثر میں نہیں کہی جاسکتیں؛ مگر شاعری میں بڑی خوش اسلوبی سے ادا ہو جاتی ہیں۔ نثر میں معانی کی پہنائی اتنی وسیع نہیں ہوتی جتنی شعر میں ہوتی ہے۔ شاعر استعارات کی مدد سے اپنے مختصر سے کلام میں معانی کی جہات کو بیک وقت شش جہتی بنا دیتا ہے۔ ہر شاعر کی افتادِ طبع کے لحاظ سے اس کے کلام کا درجہ ناقدین متعین کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اردو میں غالبؔ سے آگے کوئی شاعر نہ بڑھ سکا، بعض لوگوں نے دلائل سے میرؔ کو آگے بڑھایا اور اپنی اصطلاح میں انھیں ''خدائے سخن'' کا درجہ دیا، ان کے دلائل واقعۃً بڑے وقیع اور عمیق ہیں؛ لیکن یہ بات طے ہے کہ اب تک کسی نے غالبؔ کے مقابلے میں میرؔ کے علاوہ کسی اور کو نہیں بتایا، اور ہو بھی نہیں سکتا؛ کیوں کہ غالبؔ غالب ہیں۔

شاعری کی دنیا بڑی وسیع ہے، مگر خالص اسلامی رنگ کی شاعری بہت کم ہے، اسلامی اصنافِ شاعری میں حمد، نعت، قصیدہ، مرثیہ اور دیگر نظمیہ صنفیں ہیں، حمدیہ شاعری میں مبالغہ ممکن نہیں، شاعر جتنا بھی زور لگائے اللہ رب العزت اس حد سے آگے اور وراء الوراء ہیں؛ اس لیے حمدیہ شاعری میں شعراء زیادہ نہیں پھسلتے، کہیں کہیں اللہ کی صفات اور مخلوق کی صفات کو ملا دیتے ہیں تو بات بگڑ جاتی ہے؛ لیکن نعتیہ شاعری نہایت ہی محتاط رہ گزر ہے، اگر

Scanned by CamScanner

آگے بڑھے تو مبالغہ ہوجائے اور پیچھے ہٹے تو نقص، اوپر چڑھے تو پریشانی، نیچے اترے تو پریشانی؛ اس لیے نعتیہ شاعری میں شاعر پل صراط پر چلتا ہے۔ نعتیہ شاعری چاول پر "قل" لکھنے کے برابر ہے۔ نظم میں واقعہ نگاری ہوتی ہے، قصیدہ میں اپنے مخاطب کی ثنا خوانی ہوتی ہے، اس میں خواہی نہ خواہی مبالغہ ضرور ہوجاتا ہے، قصیدہ کی ابتدائی تشبیب کو "غزل" کہہ کر الگ سے لیا گیا، پھر غزل کی دنیا وسیع ترین ہوتی چلی گئی، مرثیہ میں بھی قصیدہ جیسی خوبی پائی جاتی ہے؛ البتہ اندازِ بیان غمناک ہوتا ہے، کربلائی مراثی میں بہت سی چیزیں غلو پسندانہ ملتی ہیں؛ اس لیے معتدل عقیدہ کے حامل شاعر کو مرثیہ میں بھی بڑی احتیاط کرنی پڑتی ہے۔

مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی زید مجدہٗ۔ راقم کے نزیک اسلامی شاعر ہیں، نظمیہ شاعری میں حدِ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں، ان سے بڑا پرگو اور زود گو دیو بندی شاعر میں نے نہیں دیکھا۔

میری نظر میں حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ علمائے دیو بند میں نہایت پُرگو، زود گو اور بذلہ سنج شاعر تھے ان کی شاعری کے پندرہ مجموعے ناچیز نے دیکھے، ان کے بعد زندہ دیو بندی شاعر کوئی اور نظر نہیں آیا۔

ولیؔ بستوی۔ حضرت حکیم الاسلامؒ کو چھوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چناں چہ فی البدیہہ اور برجستہ گوئی میں نہایت ہی منفرد مقام رکھتے ہیں۔ اکابر حضرات کے خطابات کو نہایت ہی کامیابی سے نظم کر لیتے ہیں، اِدھر خطاب ختم ہوا اُدھر منظوم کلام حاضرِ خدمت؛ ماشاء اللہ، ماشاء اللہ، انہوں نے سوا سو سے زائد مجموعے تیار کر لیے ہیں، روضۂ اطہر کے سامنے بیٹھ کر بھی نعتیں کہی ہیں، ان نعتوں میں بڑی لطافت، محبت، انس اور عشق کی موج ہے، قاری پڑھ کر مست ہوجاتا ہے، اس کی آنکھیں آب دیدہ ہوجاتی ہیں، افراط وتفریط سے بالکل پاک تعبیرات بتاتی ہیں کہ انہوں نے اس صنف کے احترام کو باقی رکھا ہے، اس کی نازک اندامی کو ٹھیس پہنچنے نہیں دیا ہے، نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آبگینہ بالکل صاف وشفاف اور روشن وچمکدار ہے، قصیدہ میں بھی غلو پسند تعبیرات نہیں ہیں اور ہو بھی کیسے یہ تو خالص قاسمی ہیں، ہر چیز میں اعتدال جن کا طرّۂ امتیاز ہے۔

ولیؔ قاسمی بستوی کے مراثی بھی کربلائی مراثی سے مختلف ہیں اس میں شاعر نے متوفی کے کمال کو بڑے ہی بانکپن سے ادا کیا ہے۔

نظمیہ شاعری میں دارالعلوم دیو بند سے متعلق انہوں نے اب تک آٹھ مجموعے تیار کئے ہیں (اور دو مجموعے اسی موضوع پر عنقریب آنے والے ہیں انشاء اللہ)، یہ دارالعلوم دیو بند سے والہانہ تعلق اور مادرِ علمی سے بے پناہ محبت کی واضح دلیل ہے، موصوف نے "تاریخ دارالعلوم دیو بند" کے منظوم ترجمے کا بھی پروگرام بنا رکھا ہے، اللہ کرے ان کی یہ تمنا بھی پوری ہو۔

ایک بار موصوف نے قرآنِ کریم کے منظوم ترجمے کا بھی ارادہ کیا تھا، اس سلسلے میں اکابر اساتذۂ کرام سے انہوں نے رائے لی اور نمونے کے طور پر اپنی کاوشِ قلم پیش بھی کی تھی؛ مگر بزرگوں نے اس راہ کی نازک خرامی کی وجہ سے منع فرما دیا۔

ہندوستان کے حالاتِ حاضرہ اور سیاسی ماحول سے متاثر ہوکر بھی ولیؔ بستوی نے نظمیں کہی ہیں، باتیں تو وہی ہیں جو نثر میں کہی جاتی ہیں؛ مگر شاعری کی زبان میں کہنے کی وجہ سے اس کا حسن اور بڑھ گیا ہے اور بات کا اندازِ قوم مسلم کو جھنجھوڑ دینے والا ہے، دل، جان اور وطن سے بہتر انہوں نے ایمان اور شعائر اسلام کی حفاظت کو بتایا ہے، اس میں موجودہ دور کے سیاسی اقتدار پر طنز بھی ہے۔

Scanned by CamScanner

ولی بستوی کی شاعری میں ابتذال اور فحش گوئی بالکل نہیں ہے، اور ہو بھی کیسے یہ تو عالمِ باعمل اور صوفی صفت شخصیت ہیں، عقیدہ وعمل کی طرح ان کی زبان بھی بالکل پاک وصاف ہے۔

ولی بستوی کی زبان بالکل سُبک، رواں دواں اور سہل ہے، اور سہلِ ممتنع کی مثال بھی۔

موصوف چوں کہ فارسی اور عربی سے بھی گہری وابستگی رکھتے ہیں؛ اس لیئے تعبیرات کا تنوع، الفاظ کا انتخاب اور اسلوب کی ندرت قاری کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

ولی بستوی بحروں کے انتخاب میں بھی رواں دواں بحر کا انتخاب کرتے ہیں، عموماً بحرِ رمل، ہزج، متقارب اور متدارک میں کلام کو موزوں کرتے ہیں۔ وزن اور بحر ان کی طبیعت میں اس طرح بس گئے ہیں کہ ذہن میں مضمون کے آتے ہی خادمانہ حیثیت سے بحریں موجیں مارتی ہوئی پیش کش کرتی ہیں کہ میری زمین لیجئیے، میری زمین لیجئے۔

ولی بستوی، کہنہ مشق مدرس اور دلاور خطیب بھی ہیں، پیشے کے لحاظ سے مدرس ہیں، مختلف جامعات میں علوم وفنون کی کتابیں پڑھائی ہیں، ان سب کے ساتھ شاعری ان کی دلچسپی کا محور ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف سے اپنی رضا اور خوشنودی کے کام لیں اور اپنی بارگاہ میں ان کی شاعری کو قبولیت عطا فرمائیں۔

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(مولانا) اشتیاق احمد قاسمی
مدرس دارالعلوم دیوبند/ ۲۵/ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ مطابق ۹/اکتوبر ۲۰۱۵ئ، بروز جمعہ

Scanned by CamScanner

ولیؔ بستوی بحیثیت اسلامی شاعر

بقلم: حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند

میری نظر میں حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ علمائے دیوبند میں نہایت پُرگو، زودگو اور بذلہ سنج شاعر تھے ان کی شاعری کے پندرہ مجموعے ناچیز نے دیکھے، ان کے بعد زندہ دیوبندی شاعر کوئی اور نظر نہیں آیا۔

ولیؔ بستوی حضرت حکیم الاسلامؒ کو چھوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چناں چہ فی البدیہہ اور برجستہ گوئی میں نہایت ہی منفرد مقام رکھتے ہیں۔ اکابر حضرات کے خطابات کو نہایت ہی کامیابی سے نظم کر لیتے ہیں، اِدھر خطاب ختم ہوا اُدھر منظوم کلام حاضر خدمت؛ ماشاء اللہ، ماشاء اللہ، انہوں نے سوا سو سے زائد مجموعے تیار کر لیے ہیں، روضہ اطہر کے سامنے بیٹھ کر بھی نعتیں کہی ہیں، ان نعتوں میں بڑی لطافت، محبت، انس اور عشق کی موج ہے، قاری پڑھ کر مست ہو جاتا ہے، اس کی آنکھیں آب دیدہ ہو جاتی ہیں، افراط وتفریط سے بالکل پاک تعبیرات بتاتی ہیں کہ انہوں نے اس صنف کے احترام کو باقی رکھا ہے، اس کی نازک اندامی کو ٹھیس پہنچنے نہیں دیا ہے، نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آبگینہ بالکل صاف وشفاف اور روشن و چمکدار ہے، قصیدہ میں بھی غلو پسند تعبیرات نہیں ہیں اور ہو بھی کیسے یہ تو خالص قاسمی ہیں، ہر چیز میں اعتدال جن کا طرّہ امتیاز ہے۔

Published By :
MAKTABA WALI
Vill. Koilsa, Post Baghnagar Bazar, Dist. Basti, U.P. 272002

Scanned by CamScanner